THE ALHAKAM
Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر: شیخ یعقوب علی تراب عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل و کرم کیساتھ شایع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی بہ جا در قادیان بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۴ء | نمبر ۳۹

نظم

فرمان روائے کابل ٹلتا نہین جفا سے

فرمان روائے کابل ٹلتا نہین جفا سے
نیکون کو قتل کرنا شیوہ بنایا اس نے
اے سرزمین کابل تمکو یہ یاد ہو گا
فرمان روائے کابل بنتا حبیب جو تھا
کھکر امان غازی شاہون کا کام یہ ہے
نعمت شہید کر کے ہو گا نہ شاد تو بھی
جن کے دکھائے دل ہین وہ نارسا نہین ہین
لندن سے پوچھتا تھا نعمت کا حال کیا ہے
لائیگا رنگ کیا کیا خون شہید تجہ مین

مسلم بنا ہوا ہے ڈرتا نہین خدا سے
کچھ بھی سبق نہ سیکھا قادر کے صاعقا سے
غارت ہوئے تھے پہلے اس فعل ناروا سے
مقتول ہوگیا تھا اک خون پارسا سے
بے کس پہ ظلم کرنا۔ ڈہانا غضب جفا سے
محروم کر رہا ہے ملنا تھا جو خدا سے
محمود ان کا آقا پاتے ہین وہ دعا سے
سمجھا امیر کچھ بھی آقا کے مدعا سے؟
کابل نہ جائے خالی۔ جو ظلم ہو دغا سے

عشرت نہ آہین کھینچو۔ اللہ جو دیکھتا ہے
چاہے پلٹ دے شاہی ایک جھونکہ ہوا سے

علام احمد احمدی

احمدیان مصر کی طرف سے امیر کابل کو نفرت کا تار،

احمدیان مصر کی طرف سے امیر کابل کو مندرجہ ذیل تار دیا گیا۔

کہ ہم احمدیان مصر تمہارے نعمت اللہ خان کو احمدیت کے لئے سنگسار کرنے کے فعل کو انسانیت سے گرا ہوا اور وحشیانہ فعل قرار دیتے ہین۔ اور تمہارے اس فعل پر سخت احتجاج کرتے ہیں یہ تار ۱۲ ستمبر ۱۹۲۴ء کی صبح کو دیا گیا۔ احمدیان مصر نے نہایت نفرت کے ساتھ اس فعل کو دیکھا۔ اور بہت ہی سخت رنج کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ اس پاک وجود کو ہمارے لئے اسوہ حسنہ بنائے۔ اور یہ خون کابل کی سنگلاخ زمین مین ہمارے آخری حزن ثابت ہو۔

اور خدا کرے کہ اس کے بعد ہم احمدیت کو اس سرزمین میں سرسبز ہوتا ہوا دیکھیں

آمین

(خاکسار محمود احمد از مصر)

خواجہ پریس بٹالہ مین باہتمام احمد جو دہی پرنٹر کے چھپا۔ شیخ محمد ابراہیم علی پبلشر تراب منزل قادیان سے شایع کیا

ہندوستانی طلباء کی طرف سے ٹی پارٹی

۱۵ ستمبر ۱۹۳۴ء کو چار بجے حضرت اقدس اور آپ کے خدام کو ہندوستانی طلباء کی طرف سے چار کی دعوت دی گئی تھی جو چوہدری غلام حسین صاحب کی سیادت میں دی گئی۔ اس دعوت میں مسلمان طلباء ہند کی ایک کثیر تعداد شریک تھی۔ اور بعض ہندو احباب بھی تھے۔ اور کچھ نو مسلم خواتین بھی۔ طلباء کی طرف سے ایک ایڈریس بھی انگریزی زبان میں حضرت کو پیش کیا گیا جسکو مسٹر ہنگل ایک ہندو نوجوان نے پڑھا۔

مسٹر ہنگل ہند کے ایک مشہور اور ممتاز خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ انہوں نے ایڈریس کے پڑھے جانے کے بعد کہا کہ۔

میں اگرچہ ہندو ہوں مگر اس ایڈریس کو پڑھنے اور پیش کرنے کی عزت کو میں بہت بڑی عزت سمجھتا ہوں ایڈریس کے پڑھے جانے کے بعد حضرت نے اس کا جواب اردو میں دیا اور چوہدری ظفر اللہ صاحب نے انگریزی داں حاضرین کے لئے عملاً اس کا ایسا لطیف خلاصہ سنایا کہ ہر زبان پر ہش عش تھا۔ کیا اس وجہ سے کہ حضرت کی تقریر کو انہوں نے بیان کیا اور کیا اس لحاظ سے کہ زبان ایسی صاف ہو اور رواں تھی کہ ربانی تائید نظر آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو نظر بد سے بچائے۔ اور اسے سلسلہ کے خدمت کے لئے بہت بڑے بڑے موقعہ عطا فرمائے۔ آمین

عرفانی

ایڈریس جو ہندوستانی طلباء نے حضرت خلیفۃ المسیح کو دیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یور ہولی نس!

ہم صدق دل سے جناب کو ایک ممتاز ممبر اسلام ہونے کی حیثیت میں آج یہاں تشریف فرمائی پر خوش آمدید کہتے ہیں۔

۱۔ ہم سب جو یہاں حاضر ہیں آج جناب کے یہاں رونق افروز ہونے پر بہت فخر کرتے ہیں۔ اور خدمت اسلام کے لئے یورپ تشریف لانے پر نہایت ہی قدر اور عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اس عظیم الشان کام میں جناب کی ہر کامیابی کے لئے صدق دل سے دعا کرتے ہیں۔

۲۔ آج یورپ ایک عالم گیر مذہب کے لئے بہت ہی حاجتمند ہے اور اسلام ہی اکیلا مذہب ہے جو اس ضرورت میں تسلی کا موجب رکھتا ہے۔ کیونکہ عیسائیت زجو کبھی چرچ سکھاتا ہے) یوروپین اقوام پر سے اپنا زور کھو چکی ہے۔

۳۔ یورپ میں صداقت مذہب کے لئے بہت بڑی تلاش ہے۔ یہ قابل افسوس ہے۔ کہ عیسائیت اب جب کہ لکھائی جاتی ہے قابل عمل در آمد نہیں۔ کیونکہ اس کی تعلیمات انسان کو اپیل نہیں کر سکتی ہیں اور اس لئے وہ اس کی عملی زندگی میں راہ نما نہیں ہو سکتیں۔

یہ بائیبل انسانی زندگی کے لئے مکمل ضابطہ پیش نہیں کرتی۔ جو کہ اسلام کی خاص خوبصورتی ہے

(۴) کچھ شک نہیں کہ حضرت اقدس اس امر سے واقف نہیں کہ تمام مغرب میں عیسائیت موجودہ سے تنفر و بغاوت کے آثار نمایاں ہیں۔ مثلاً روس ایک زمانہ میں ارتھوڈکس عیسائی ملک تھا۔ اور ہمیشہ مسلمان ممالک سے خالصتہً مذہبی اغراض کے لئے نہ کہ ملکی اغراض کے لئے لڑتا رہا۔ ان سے اب کھلم کھلا ظاہر کر دیا ہے۔ کہ عیسوئیت طبعی زندگی کی تمام ضروریات کی ارتقائی طریق پر تسلی نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیت نے مضبوط جگہ حاصل کرلی ہے۔ یہ حالت صرف روس کی نہیں ہے بلکہ دوسرے ممالک جرمن۔ فرانس کا بھی یہی حال ہے۔ بلکہ خود انگلستان کی بھی یہی حالت ہے جہاں ایسی ہی تحریک پاؤں جما رہی ہے۔

یہ واضح حقیقت ہے کہ اسلامی تعلیمات کی ان کی روح سادگی کو لے کر ان پر عمل کر رہا ہے اگرچہ اسے یہ معلوم نہیں کہ یہ اسلامی تعلیمات ہیں

۵۔ اب وقت آگیا ہے جب کہ اسلام اپنی اصلی اور اعلیٰ صورت میں مغرب کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ بدقسمتی سے اسلام کو بعض خود اور متعصب لوگوں نے اپنے اغراض کے لئے غلط رنگ سے ان میں پیش کیا ہے جہاں تک موجودہ یورپ کا سوال ہے اس کے باشندے ارتقاء پسند اور تعلیم یافتہ ہیں ہم کو ہر طرح یقین ہے۔ کہ اسلام ان کے سامنے اصلی صورت میں پیش کیا جائے (جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے) تو انہیں اس کے اس قبول کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا۔ ہم بہت جلد مغرب کو ہمدردانہ مذہب کا مطالعہ کرتے پائیں گے۔

۶۔ ہم حضرت پر اس امر کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ جہاں تک ہمارا اس ملک میں تجربہ ہے۔ اس ملک کے لوگ مذہب کے متعلق تفصیلی مضامین پر بہت کم دلچسپی لیتے ہیں۔ اور اس کے مختلف فرقوں کے متعلق تو بہت ہی کم۔ اس لئے ہم صدق دل سے اعتماد کرتے ہیں کہ جناب آنے والی مذہبی کانفرنس میں اسلام کو اس کی پاکیزہ مفہوم صورت میں صورت پیش کریں گے

۷۔ اسلام جمہوریت کی تعلیم دیتا ہے اس لئے ہمیں امید ہے کہ یور ہولی نس اتحاد ہند کے کام میں ہر قسم کی مدد دیں گے۔ ہندوستان کا اتحاد ایسا ضروری مسئلہ ہے کہ اس کی ساری ترقی اور بہبودی اس سے وابستہ ہے اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ دن جلد آوے کہ ہندوستانی دنیا کی آزادی اپنی جگہ حاصل کرلے۔

۸۔ ہم جناب کی اس تکلیف فرمائی کے شکر گذار ہیں کہ یہاں ہمارے درمیان تشریف لائے۔

۹۔ آخر میں ہم سب اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اسلام کا حافظ اور ناصر ہو۔ اور جناب کے نقش قدم کچھ اپنے رحم سے صراط مستقیم کی طرف لیجائے۔

جواب ایڈریس از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ

برادران! السلام علیکم ورحمت اللہ

مجھے انگریزی میں بولنے کا موقعہ نہیں ملا۔ میں نے انگریزی بولنے کی اسی سفر میں کوشش کی ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ میرے سامنے ہندوستانی طلباء ہیں۔ میں اس ایڈریس کا جواب اردو میں دوں گا۔ اور ایسے لوگوں کے لئے جو اردو نہیں سمجھ سکتے خواہ وہ چند ہی ہیں عزیزی چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب انگریزی میں میرے جواب کا خلاصہ سنا دیں گے۔

جو خواہشات آپ نے اس ایڈریس میں بیان کی ہیں میں انہیں سن کر بہت خوش ہوا۔ ان کی روح کے ساتھ مجھے ہمدردی ہے اور میں آپ سے اتفاق رکھتا ہوں اسلام ایک ایسا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص تعصب سے پاک ہو کر عقل سے کام لے۔ تو اس کی فطرت اسے مجبور کرے گی کہ وہ اسلام قبول کرلے۔

اسلام کل دنیا کے لئے آیا ہے اور یہی عالم گیر مذہب ہے خدا تعالیٰ نے انسان کو عقل اور قوت فیصلہ سے کام لے کہ وہ اگر اس سے کام لے تو وہ ہدایت کو پالیتا ہے۔ اور اگر اس سے دور بھی چلا گیا ہو تو اتنا دور نہیں ہو جاتا کہ اس کی اصلاح ناممکن ہو۔ بشرطیکہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوتوں کو بیکار اور معطل نہ چھوڑ دے۔ یاد رکھو جو سچے طور پر کوشش کرتا ہے۔ وہ مقصد کو پالیتا ہے۔ اور رستہ سے ٹھیک جانے کے باوجود بھی واپس آسکتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ اصول قرآن شریف میں بتایا ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

یعنی جو لوگ ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں۔ ہم ضرور ضرور اپنی راہوں کو کھول دیتے ہیں خدا تعالیٰ کا یہ بالکل درست اور تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے اور عقل اس کی تائید کرتی ہے پس کامیابی کے لئے کوشش شرط ہے اور وہ کوشش اس طریق پر ہو جو خدا تعالیٰ نے بتایا ہے۔ ورنہ یہی ہے کہ خداداد عقل سے کام لو۔

اسلام کی سچائی عقل اور تجربہ سے ثابت ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر اسلام کو اصل صورت میں پیش کیا جائے گا

تو وہ یورپ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ غرض تمام دنیا میں یقیناً پھیلے گا۔ اس لئے کہ وہ کل دنیا کے لئے آیا ہے اس کے سوائے اور کوئی مذہب نہیں ہے جو عالمگیر ہو۔ اور قرآن شریف میں اس کے تمام دنیا کے پھیل جانے اور تمام ادیان پر غالب ہونے کی پیشگوئی موجود ہے۔

ہو الذی ارسل رسولہ بالہدیٰ و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ

یعنی خدا تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین الحق دے کر بھیجا ہے اور اس کی غرض یہی ہے کہ اس دین کو کل ادیان پر غالب کر دے۔ اور تمام دنیا کو ایک دین پر قایم کر دے اور ہم کو یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ اور یہی ایک ثابت شدہ امر ہے کہ اس کے لئے

یہی زمانہ ہے

اور ہماری تمام کوشش اسی مقصد کے لئے ہے۔

آپ نے یہ خواہش پیش کی ہے کہ اسلام کو صحیح اور سچی شکل میں پیش کروں میں اس سے بالکل متفق ہوں اور متفق ہی نہیں بلکہ اگر اسلام کو اس کی **حقیقی شکل** میں پیش نہ کیا جائے تو وہ اسلام نہیں بلکہ وہ اور کچھ ہوگا۔

اور ہماری غرض تو یہی ہے کہ اسلام کا **حقیقی چہرہ** دنیا کو دکھائیں اور بدقسمتی سے جو حالت اس کی تبدیل کر دی گئی ہے اور اس کی صحیح تعلیمات کو اعتقادی اور عملی غلطیوں سے بدل دیا گیا ہے اسے پھر دنیا میں **ظاہر کیا جاوے**

لیکن میں یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ تفاصیل کے بیان میں اگر انسان کو کوئی اختلاف نظر آئے۔ تو اس کو **معقولیت** کے ساتھ دیکھنا چاہئے۔ بلا غور کئے اس کو اختلاف قرار دینا غلطی ہوگی۔ کیونکہ بعض اختلاف ایسے ہوتے ہیں جو **قدرتی** ہوتے ہیں مثلاً دو بھائیوں میں یا بہن بھائیوں میں باوجودیکہ وہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں فرق نظر آئے گا اور ہوتا ہے۔ آواز میں۔ قد و قامت میں۔ خیالات اور میں۔ مگر یہ اختلاف ان کو اس حقیقت سے کہ وہ بھائی ہیں اور ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں جدا نہیں کر دیتا۔

اسی طرح میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ ہم اسلام کا **حقیقی چہرہ** دنیا کو دکھائیں۔ اور یہی کام ہم کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ تفاصیل میں کوئی اختلاف نظر آئے۔ مگر روح ہی ہے جس سے میں اتفاق کرتا ہوں اور میں خوش ہوں کہ آپ نے یہ خواہش پیش کی ہے۔ میں اس ایڈریس کو سن کر اور بھی خوش ہوا ہوں کہ **اشاعت اسلام** کا سوال آپ لوگوں کی زیر نظر ہے اور ہم تو **اسی کام کے لئے پیدا ہوئے ہیں**۔ اور اسی سوال کے لئے میں نے یہ سفر کیا ہے۔ مجھکو اس بات سے اور بھی خوشی ہوئی ہے کہ اس ایڈریس کو پڑھنے والے صاحب ہندو ہیں۔

میں نے ابھی کہا ہے کہ جو شخص طلب صادق کی ساتھ حق کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ اور کوشش کرتا ہے اس پر حقیقت کھل جاتی ہے۔ اور وہ پا لیتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے **والذین جاہدو** ۔۔ جو پورے طور پر کوشش کرتے ہیں۔ ہم کو اپنی ذات کی قسم ہے کہ سچائی کی طرف اسے کھینچ کر لاتے ہیں۔ جب انسان اس روح کو لے کر کوشش کرتا ہے تو نتیجہ بابرکت ہوتا ہے۔

غرض میں آپ کی ان نیک خواہشوں کو جو **اشاعت اسلام** کے متعلق ہیں بہت خوشی اور قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہوں کہ مجھ سے آپ **منافقانہ رنگ کی امید نہ رکھیں**۔ جس تعلیم کو میں سمجھتا ہوں کہ **حق** ہے اور وہی حق ہے جس کے بغیر **اسلام کامیاب نہیں ہو سکتا**۔ میں اسی کو پیش کروں گا اور دنیا کی کوئی چیز اور طاقت **اس**

حق کے پیش کرنے سے مجھکو روک نہیں سکتی

اس لئے کہ سب سے پیاری چیز میرے لئے وہی ہے۔ پس میں پھر کہتا ہوں کہ آپ کی ایسی نیک خواہشوں کی قدر کرنے کے باوجود آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ مجھ سے یہ امید نہ رکھیں کہ

میں منافق کا پاٹ پلے کروں گا

میں ہمیشہ سے اس امر کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آزادی ضمیر کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرے کچھ پرواہ نہیں کہ اگر وہ میرے خلاف بھی ہوں میں نے اپنے خلاف سخت سے سخت خیالات کو بھی خوشی سے سنا ہے میں ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہوں بارہ سال کے قریب ہوئے ہیں جب میں حج کے لئے گیا تھا تو اس جہاز میں تین بیرسٹر بھی تھے جو ہندوستان سے آ رہے تھے۔ انہوں نے امتحان تو پاس کر لیا تھا۔ ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ میں بانئے **سلسلہ احمدیہ** کا بیٹا ہوں۔ ان سے جہاز پر مذہب کے متعلق **گفتگو ہوتی تھی** اور اسی سلسلہ میں وہ **حضرت صاحب** کو گالیاں دیتے تھے مگر میں نے ظاہر نہ ہونے دیا۔ تاکہ ان کو اپنے خیالات کے اظہار میں روک نہ ہو اور وہ اپنے اعتراضات کو چھپائیں نہیں۔ میں اعتراضات کا جواب دیتا رہا آخری دن ان کو معلوم ہوا کہ میں بانی سلسلہ احمدیہ کا بیٹا ہوں تو انہوں نے **معذرت** چاہی۔ میں ان کو کہا کہ **آپ کو اپنے خیالات کا آزادانہ اظہار کا حق تھا**

غرض میں آزادانہ **اظہار رائے** کو ہمیشہ عزت اور قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں۔

ہندوستان کے متعلق جس خواہش کا آپ نے اظہار کیا ہے۔ اس کے متعلق میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھ **سے زیادہ کوئی شخص اس بات کا خواہشمند نہیں ہے کہ ہندوستان آزاد ہو**۔ خاندانی ٹریڈیشن کے لحاظ سے اگر دیکھا جائے۔ تو ہمارے خاندان نے سات سو سال تک اپنے علاقہ میں حکومت کی ہے جو میرے دادا صاحب مرحوم پر آ کر ختم ہو گئی۔

اس لئے ہمارے خاندان میں حکومت کی روایتیں مشہور ہیں۔ مجھکو تعجب آتا ہے کہ جب لوگ ہم کو گورنمنٹ کا خوشامدی کہتے ہیں حالانکہ کوئی شخص کبھی بھی یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ ہم نے گورنمنٹ سے کبھی کسی فائدہ کے اٹھانے کی خواہش کی ہے۔ گورنمنٹ کے بعض افسروں نے یہ کہا بھی ہے۔ کہ کیوں یہ لوگ خواہش نہیں کرتے۔ ہمارے خاندان میں اعلیٰ افسروں کی چٹھیاں موجود ہیں جن میں ہمارے **خاندان** کے ایثارات کا اعتراف ہے مگر میں سچ کہتا ہوں کہ ہم نے کبھی ان **چٹھیات** کو

ویسٹ پیپر سے زیادہ نہیں سمجھا

اس لئے کہ کبھی یہ خواہش ہی پیدا نہیں ہوئی۔ کہ ان کو پیش کر کے کوئی اجر ہیں اب جو خدمات ہمارے سلسلہ کی ہیں ان کے بدلہ میں بھی کچھ نہیں چاہتے

میں ہتک سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ ہمکو کوئی خطاب دے یا کوئی اجر دے۔ مجھ کو ایک دفعہ ایک بڑے آدمی نے خط لکھا کہ اگر آپکو ہز ہائینس کا خطاب دیا جائے تو آپ کا کیا خیال ہے میں ان کو لکھا کہ میں **اس کو اپنی ہتک سمجھتا ہوں**۔ غرض ہم نے کبھی گورنمنٹ کی خوشامد نہیں کی۔ اور میں نے اس سے کسی خدمت کا معاوضہ نہیں لیا۔ خواہ ہمارے بزرگوں نے کی ہے یا ہمارے سلسلہ نے اب کی ہے۔

ہتک سمجھتا ہون

میں نے جو گورنمنٹ کی تائید کی ہے وہ محض اس لئے کہ اسلام جو تعلیم دیتا ہے۔ اس پر عمل کرنا میرا فرض ہے اور میں بحالات موجودہ ضروری سمجھتا ہوں کہ جب تک ہندوستان ایک نہ ہوگا اور ہندو مسلمانوں میں حقیقی اتفاق اور اتحاد نہ ہوگا۔

ہندوستان کی ترقی نہ ہوگی

اور میں یہ بھی لکھ دینا چاہتا ہوں کہ میں اس کا مخالف ہوں کہ زبان سے ہم اتحاد کا شور مچائیں اور دل سے مختلف ہوں جیسا کہ حالات اور واقعات نے ہندو مسلم اتحاد کی حقیقت کو کھول دیا ہے۔ یہ بات میں آج آپ کے سامنا نہیں کہہ رہا ہوں بلکہ میں عرصہ سے اس حقیقت کو واضح کر رہا ہوں۔ میرے خیالات کی مخالفت بھی ہوئی مگر

آج واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ جب تک دل ایک نہ ہو گا کچھ نہ ہو گا۔

پہلے ضروری ہے کہ ایسے اصول اول طے کر لئے جائیں کہ ہندو مسلمانوں میں حقیقی اتحاد پیدا ہو جائے۔

میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ **میں مانگنے کا قائل نہیں** میں چار یا پانچ برس کی عمر سے اپنے واقعات کو یاد رکھتا ہوں، اور میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے اپنے باپ سے بھی کچھ نہیں مانگا تھا۔ پس میں مانگنے کا حامی نہیں ہوں اگر ہم اتحاد پیدا کر لیں اور وہ اتحاد اخلاص کے ساتھ ہو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ **سلف گورنمنٹ خود مل جائے گی مانگنے کی ضرورت نہ ہوگی**۔ مگر اس اتحاد کے لئے کوشش نہیں کی گئی۔ ہندو مسلمانوں کے اتحاد کو صحیح اصولوں پر قایم کرنے کے لئے بھی کوشش نہیں ہوئی اور جس نے کی اس کی مخالفت کی گئی جن تین بیرسٹروں کا میں نے ذکر کیا ہے انہیں سے ایک ہندو کا بیٹا بیرسٹر نے جو لاہو

دیکھو بقیہ صفحہ ۸ کالم ۳

نعمت اللہ خان کا خون کابل کی پہاڑیوں پر بہا دیا گیا

آہ ایک راستباز کو پتھر مار مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا

ظلم کے دھواں دھار میدان میں احمدیت کی تڑپتی ہوئی لاش

(بقلم محمود احمد مجاہد مصر)

معزز الفضل پڑھ کر نعمت اللہ خان کے حالات زندگی معلوم کر کے بے اختیار آنسو آ گئے اور میں نے وہ مضمون جو اس کے ساتھ کابل کی سنگلاخ زمین ۔ معصوم احمدیوں پر ظلم کی تلوار کے نام سے لکھا ہے مگر چونکہ ڈاک نکل چکی تھی اور [illegible] رکھ رہا کہ دوسری ڈاک میں ارسال کروں گا۔ کہ یک بیک قادیان کی آمدہ تار نے میرے سارے جسم کو ہلا دیا۔ کہ کابل میں نعمت اللہ خان کو سنگسار کر دیا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

کاش کہ وہ تخت ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا جس کو اندھے لوگ اسلامی حکومت کا تخت قرار دیتے ہیں۔ وہ تخت جس کے سایہ میں بت پرست اور خدا کے دشمن چین سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ وہ راست بازوں کو ہلاک کرنے کا باعث ہوا ہے

افسوس کہ دنیا میں بہت لوگ جو کہ اپنے آپ کو خدا کے سچے دین کا پیرو قرار دیتے ہیں وہ وحشی درندوں۔ سانپوں اور خنزیروں کی طرح سے راست باز لوگوں پر حملہ کرتے ہیں۔

کاش ان کی مائیں ان کو نہ جنتیں۔ کیا دنیا میں کوئی سنگدل ایسی قوم ہے جو کہ مذہب کے نام پر پاک لوگوں کو پتھروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

اے احمدیہ جماعت! سن کہ نعمت اللہ خان کی تڑپتی ہوئی لاش کابل کی چوٹی سے کیا کہہ رہی ہے۔ کہ شہید مرحوم اور ان کے شاگرد کے بعد یہ تیسری لاش ہے۔ دیکھ دیکھ خون اچھل رہا ہے۔ اور ناپاک لوگ تیرے پیارے برگزیدہ بھائی پر پتھر مار رہے ہیں۔ وہ اس کی روح جو کہ اس وقت مسیح موعودؑ کی گود میں پہنچی نہایت اطمینان کے ساتھ کابل کی زمین پر لعنت بھیجتی ہوئی آسمان کی طرف پرواز کر رہی ہے۔

دیکھ سن اور غور کر نعمت اللہ بادلوں میں سے پکار رہا ہے۔ کہ احمدیہ جماعت! افغانستان کے مظلوم احمدیوں کی طرف توجہ کر جو کہ ظالم امیر کے پنجۂ آہنی میں قید ہیں

اے انصاف دنیا سے مٹ جا اے امن دنیا سے اٹھ جا!! اے راست بازی دنیا سے اپنا منہ چھپا لے!! - - اے ملائکہ اب تعلیم دین کو کابل کی سرزمین سے لے جاؤ۔ اس لئے کہ اب وہاں ناپاک اور خونخوار وحشیوں کی حکومت ہے۔ اس وقت اسلام اور اسلام کے تمام احکام خطرے میں ہیں اور ان کو مسلمان کہلانے والے بادشاہ اور ان کے متبعین پاؤں تلے روند رہے ہیں؟

کسی حکومت میں سنگساری کی مثالیں پائی جاتی ہیں

اے بالشویکوں سے زیادہ وحشی اور زیادہ خونی ڈاکوؤ! کیا تم کو خدا کا خوف نہیں کہ ایک ایسے شخص کو تم پتھروں سے ہلاک کرتے ہو جس پر کوئی جرم عائد نہیں ہوتا۔

اے خدا اب ملائکہ کو حکم دے کہ وہ انتقام کے لئے سرزمین پر اتریں۔ ہم بے کس ہیں ہم بے بس ہیں ہماری طاقت بہت کمزور ہے۔ پس اب ملائکہ کے جرار لشکر کو بھیج کہ وہ اس زمین کو تہ و بالا کر دیں۔

جنہوں نے تیرے پیارے بندوں کی لاش کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

آہ کیسا صبر اور کیسا سکون اس کی روح میں تھا جو زمین سے تعلق نہیں رکھتی تھی۔ بلکہ آسمان سے۔ جو اس قید خانہ سے گھبرائی نہیں۔ جو کہ وحشی حاکم نے زمین کے نیچے بنا رکھے ہیں

اے روح۔ جا خدا کی امان میں۔ ہم تیرے غم میں چور ہیں۔ بیشک تو نے وہ کام کیا۔ جو ابد الآباد تک تیرے نام کو زندہ کر دے گا۔ تیری قبر ہر احمدی کے دل میں ہو گی۔ گو ظالم امیر نے تجھکو دنیا سے مٹا دیا۔ مگر کوئی نہیں جو کہ لاکھوں احمدیوں کے دل سے تجھکو مٹا دے۔

تیرا خون اکارت نہیں جائے گا۔ بلکہ یہ خون ایک سیلاب عظیم بن کر ان پہاڑیوں پر بہے گا۔ اور یہ خون ایک عظیم الشان کھاد کا کام دے گا۔

جا اے روح سلامتی کی زمین میں جہاں امن ہے۔ اور سلامتی ہے جا محمد رسول اللہ کی گود میں اور پیارے احمد کی گود میں۔ جا تجھکو نبیوں کے ساتھ زندگی بسر کرنی مبارک ہو۔ تجھکو ملائکہ کے ساتھ زندگی بسر کرنی مبارک ہو سلام تجھ پر سلام۔ اے روح آسمانی تجھ پر ساری دنیا کے احمدیوں کا سچے دل سے سلام ہو۔

اے دنیا کے منصفو اٹھو اور انصاف کو ڈھونڈو کہ وہ دنیا سے کیوں مٹ گیا۔ ہم کو بار بار کہا جاتا ہے کہ تم انگریزوں کے دلدادے ہو۔ آہ اگر ہم انگریزی حکومت کے شکر گزار نہ ہوتے۔ تو ہم ہندوستان میں بھی اسی طرح اپنی لاشوں کو خون میں لت پت پاتے۔

ہم نے انگریزی حکومت کے مذہب کی مخالفت کی۔ ان کے خلاف کتابیں لکھیں۔ ان کے مذہب کے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے لنڈن مشنری بھیجے۔ ان کے خدا کو ایک انسان ثابت کر کے ہم نے کشمیر میں ان کی قبر کو ثابت کیا۔ مگر انگریز جو کہ عیسی قوم تھی کہ اس نے باوجود اس کے ہمارے ساتھ کوئی ایسی بدسلوکی نہیں کی جس میں ہمارے آدمی قتل کئے جاتے۔ اور اگر وہ ایسا کرتے تو لاکھوں انسان ہندوستان میں شہید ہو جاتے۔ اے خدا یہ تیرا فضل ہے کہ تو نے ایک منصف حکومت کو ہم پر مسلط کیا ہے۔

آخیر میں میں پھر کہتا ہوں کہ اب احمدی قوم کے لئے پھر ایک فیصلہ حرکت کی ضرورت ہے۔ اس تڑپتی ہوئی لاش کو دیکھو۔

اس ظلم عظیم پر غور کرو۔ جو کہ کابل میں تیسری دفعہ واقع ہوا۔ اور پھر کابل کے انتقام کے لئے آخری فیصلہ کرو۔

اے سرزمین کابل تجھ پر خدا کی لعنت۔ اے جہنمی اور خونی لوگو کی زمین روئے زمین کے پاک لوگ تجھکو ملعون قرار دے رہے ہیں اے تاج افغانستان تو اب ان آہوں سے بچ جو تیرے لئے آسمان کی طرف اٹھ رہی ہیں۔

اور دیکھ کہ آسمان کی لاٹھی کب تیرے سر کو پاش پاش کر کے تجھکو جہنم کے ملائکہ کے سپرد کرتی ہے۔ اس لئے کہ تو دنیا میں ایک ملعون زندگی بسر کرنے کے لئے پیدا ہوا۔ اور دیکھ کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔

دیار پر سرسری نظر

مصر مصر استقلال کے لئے جھگڑ رہا ہے۔ سوڈان پر انگریزی قبضہ ہو گیا ہے۔ جنوب مصر کی طرف اٹلی اپنی فوجیں اتار رہا ہے۔ تاکہ جنوب کا علاقہ اپنے قبضہ میں کر لے۔

عورتیں حریت اختیار کر رہی ہیں۔ پردہ چھوڑ رہی ہیں بدکاری کا انتشار بڑھ رہا ہے اور بہت سرعت سے ہو رہا ہے لوگ عیش پرستی میں منہمک ہیں۔ تجارت ساری یہود و نصاری کے ہاتھ میں ہے۔

حجاز حجاز وہابیوں کے درمیان لڑائی ہے طائف پر وہابی قابض ہیں۔ کہتے ہیں کہ مکہ کی طرف بھی وہ توجہ کریں گے۔

عام مسلمان پبلک شریف سے ناخوش ہے اور شریف کو بھی کوئی خاص ان کے خوش کرنے کی فکر ہیں ہے

یورپ یورپ کی سلطنتیں زندہ سلطنتیں ہیں ان کی ایک بہت بڑی کانفرنس جمعیۃ الامم نام سے اب جنیف میں ہونے والی ہے۔ جس میں اہم حصہ انگلستان اور فرانس کا ہے۔

لنڈن لنڈن کی نمائش ہو رہی ہے۔ سنا جاتا ہے کہ اس کی توسیع کرنے کا خیال ہے اس کے ساتھ ایک مذہبی کانفرنس بھی ہو رہی ہے جس میں ہمارے سلسلہ نے بھی شرکت کی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵ کالم ۳)

مسلمانون کی حالت کا دردناک منظر

(مصری شہزادے کے سکرٹری کے قلم سے)

مصر کے مشہور شہزادے عمر ابراہیم نے اپنے خاص جہاز پر بعض ملکون کا سفر کیا ہے۔ جس مین بعض اسلامی شہر بہی آ گئے۔
انکے سکرٹری صاحب نے ۱۵ ستمبر ۲۷ء کے اہرام مین ایک مضمون اس سیاحت کے متعلق لکھا ہے۔ اس مین سے بعض اقتباسات مسلمانون کی توجہ کے لئے درج کرتا ہون۔

"ہم نے شہزادہ صاحب کے ساتھ ۱۰ جون ۱۹۲۷ء کو سمندری سفرون کے خاص جہاز سقاریا نامی پر شروع کیا جزیرہ مالٹا کا ارادہ کرتے ہوئے ۱۴ جون کو ہم مالٹا پہنچے۔ مالٹا انگریزی بحری فوج کا جنگی جنکشن ہے۔ اس لئے سب سے پہلے جانے والے کو جنگی جہازون وغیرہ کا نظارہ دیکھنا پڑتا ہے۔ جنہون نے بندرگاہ کو اپنی کثرت سے بہرا ہوا ہے۔ بہت سے لوگ شہر کے اس جگہ محنت اور مزدوری کے لئے پہرتے رہتے ہین جو کشتیون اور یورپ کی خدمت سے روزی کماتے ہین۔ اس جگہ بڑی حرکت نظر آتی ہے۔ شہر مین بالکل سکون کا عالم ہے۔ لوگون کی عام زندگی مشرقی طرز کی ہے۔ عام سڑکون پر زیادہ تر مرد پائے جاتے ہین۔ عورتین بہت کم۔ اور فیشن ایبل لباس مین عورتون کو نہین نکلنے دیا جاتا۔ امراء کے مکانات بہت عمدہ ہین۔ سمندر کے کنارے کنارے جن کو عمدہ منظم باغیچے گہیرے ہوئے ہین۔ آمد و رفت کے سامان عام شہرون کی طرح ہین۔

انکی زبان اور گیت عربی اور ایطالی زبان کے الفاظ سے مخلوط ہین۔ اور اس مین شک نہین کہ یہ زبان اس جزیرے کے گذرے ہوئے زمانہ کی یاد دلاتی ہے۔ اور عربون کی شان شوکت جو یہان تہی۔ جن کی قدیمی قبرون کے ابہی تک نشان موجود ہین۔

خلاصۃ الکلام مالٹا کسی وقت مسلمانون کی بہترین خلوت گاہ تہا۔ اور مسلمان آبادی اس سارے جزیرے مین پہیلی ہوئی۔ مگر آہ آج سوائے چند قبرون کے اور وہ الفاظ کے جو ان کی زبان مین رہ گئے ہین۔ اسلام کا اس جزیرے مین کوئی پتہ نہین چلتا۔

خدا کے لئے اے اسلام کے دشمن دوستو! جنہون نے محض خانہ جنگیون سے اور فتوے بازی سے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ ہوش کرو اور دیکہو کہ تم کیا سے کیا ہو گئے ہو۔

ٹیونس

مالٹا سے ۱۸ جون کو ہم ٹیونس کی طرف روانہ ہوئے سمندر اور موسم بہت صاف تہا۔ جہاز بہت اچہی طرح چلتا رہا۔ ۱۹ کو ہم وہان پہنچ گئے۔ یہان ہم چہ دن رہے اور اس کے بہت سے حصون کی ہم نے زیارت کی اور اس مین کئی قسم کے حالات دیکہے۔ جن کا قلب پر سخت اثر ہوتا ہے سب سے پہلی بات جو کہ زائر ٹیونس مین دیکہتا ہے۔ اور جو کہ دوسرے شہرون سے اس کو تمیز کر دیتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس شہر کے باشندے ساحل پر اجتماعی نظر سے یون معلوم ہوتے ہین جیسے کہ۔ وہ بے وطن ہین اپنے وطن ہین۔ اور ذلیل ہین۔ الگ پڑے ہوئے ہین ان خاص حصون سے جن مین تمدن کے آثار پائے جاتے ہین۔ (اس کی مراد ہے کہ ہندوستان کے چوہڑون کی طرح سے ان کا محلہ آبادی سے الگ ہوتا ہے) اور اس کو عربی محلہ کہا جاتا ہے۔ وہ کام کے میدان مین سخت ضعیف ہین۔ وہ سارا دن کام کرتے ہین اور سخت نگرانی کے نیچے۔ غیر وطنی لوگون کے ماتحت۔ جنہون نے ان پر زندگی کی تمام راہین بند کر دی ہین۔ اور ہر لحظ مین یہان تک کہ ذلیل سے ذلیل پیشہ مین بہی۔ مثلاً اگر آپ کو کشتی کی ضرورت ہو تو اس کا مالک اجنبی ہو گا اور غایت طور پر مالی ہو گا۔

اور جس امر سے اور بہی افسوس بڑہ جاتا ہے۔ وہ ان کی قومی زبان کا ان کے شہرون مین انحطاط ہے۔ وہان کے عرب عربی فرانسیسی زبان سے ملی جلی بولتے ہین۔ اور متعلم لوگون کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔ اور عربی لٹریچر سے واقف لوگون کی بلکہ ایسے لوگون کی تعداد بہی کم ہو گئی ہے۔ جو اچہی طرح سے عربی لکہہ پڑہ سکیں۔ تونس کی آبادی مین اب صرف چہوٹا حصہ مسلمان عرب ہین۔ باقی اجنبی لوگ ہین۔ جن کے امتیازات بہت بڑہے ہوئے ہین۔ بڑی تجارت اور ثروت یہودیون کے ہاتہ مین ہے۔

ہم کو ایک امریکن سیاح نے بتلایا کہ تونس کے اندر صرفی دیہات مین عربون کی حالت بہت ہی نازک اور قابل شفقت ہے۔ اس بری حالت کی وجہ سے جو غربت کی وجہ سے ان کی ہو رہی ہے۔ اور باوجود اس کے ان پر کئی قسم کے ٹیکس لگے ہوئے ہین۔

مین نے ایک اخبار فروش کو دیکہا کہ اس کے ہاتہ مین کوئی عربی کا تونسی اخبار فروخت کرنے کے لئے نہین تہا۔ مین نے جب اس سے دریافت کیا۔ تو اس نے کہا کہ وہ صرف عربی محلہ مین فروخت کیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے آوازے نہین لگائے جاتے۔ وہ ایک چہوٹے کاغذ پر طبع شدہ ہوتے ہین۔

یہ حالت ہے تونس کے مسلمانون کی اور عربون کی جو تونس کی گذشتہ اسلامی شوکت کے کہنڈر ہین۔

الجزائر

وہان سے الجزائر گئے۔ یہان ہماری خواہش تہی کہ ہم ان شہرون مین عصری زندگی کو پوری نشان دیکہین گے جو کہ گذشتہ قوت کو یاد دلاتے ہین۔

جزائر جو چالیس سال تک فرانس تک لڑتا رہا۔ عبدالستار جزائری عربی شہسوار کی کمان کے نیچے۔ لیکن جو کچہ ہم نے دیکہا۔ وہ ہماری خواہشات کا بالکل عکس تہا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس عربی شہر نے اپنے تمام قومی پرانے امتیازات کہو دیئے ہین۔ اور اجنبی امتیازات کو حاصل کر لیا ہے جو کہ گذشتہ مفاخر سے بہت بعید ہین۔

تم وہان کوئی اثر عربی تمدن کا نہین پاؤ گے۔ اور نہ اس کے بڑی سڑکون پر کوئی عربی دیکہو گے۔ اور یہ شہر اول درجہ کا یورپین شہر ہے۔ اس کے چار بڑے حصے ہین۔ جو مندرجہ ذیل نامون سے موسوم ہین۔

فرنچ محلہ۔ اٹالین محلہ۔ اسپانی محلہ۔ عربی محلہ۔

اور آخری محلہ بطبقۃ الحال نہایت ہی گندہ ہے۔ جس پر موجودہ تمدن کا کوئی اثر نہین۔

اس کا منظر مصر کے گاؤن کے کسی نہایت حقیر گاؤن سے کسی طرح مختلف نہین ہے۔ اس کے باشندے اب تعداد مین تہوڑے ہین۔ عربی بولتے ہین اور بولتے بولتے اور زبان بولنے لگ جاتے ہین۔ اور عجمیت ان کی زبان مین مل گئی ہے۔

فرنچ زبان کے الفاظ ملاتے ہین اس طرح سے عجمیت رنگ کا خلط ہوتا ہے جو کہ مضمون کو بدل دیتا ہے اور اس کے اصول کو توڑ دیتا ہے۔

اور عربی دان کو سمجہنا سخت مشکل ہوتا ہے۔ یہان چالیس ہزار عرب ہین۔ اور سارے شہر مین تین بڑی اور خوبصورت مسجدین ہین۔ جو باہر سے دیکہنے والے کو خوش کرتی ہین مگر جو اندر جاتا ہے۔ وہ دیکہتا ہے کہ وہ ہر چیز سے خالی ہین یہان تک کہ ان کے اندر چٹائی تک نہین (انا للہ وانا الیہ راجعون) وہان کی سب سے بڑی مسجد کے اندر جانے کے لئے اب کوئی راستہ باقی نہین۔ اس لئے کہ فرنچ لوگون نے مسجد کے تمام اوقاف پر قبضہ کر کے وہان بڑی بڑی عمارتین بنائی ہین اور اب اس کے اندر جانے کے لئے راستہ نہین رہا۔ اور جو کوئی راستہ ہے اس پر فقر اور شقاوت نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہین اور وہان کوئی پناہ گزین ہوتا سوائے الو کے۔

اس کے باہر کے حصہ کی طرف میری توجہ مبذول ہو گئی مجہ سے کہا گیا کہ گنبدون کے طلا باہر سے لوگون کو دہوکہ دینے کے لئے ہین۔ کہ مسافر یہ خیال کرین کہ مسجدین اچہی حالت مین ہین۔

مسجدون کے دروازون پر لکہا ہے کہ کسی سیاح کو اندر جانے کی اجازت نہین ہے اور اس کی غرض یہ ہے کہ سیاحون سے حقیقت حال مخفی رہے۔

وہان مینار پر اذان نہین دی جاتی صرف جمعہ کے دن جو ہفتہ مین ایک بار آتا ہے۔ مسلمان مسجدون مین نماز نہین پڑہتے۔ اور جو چاہے وہ اپنے گہر پڑہ لیتا ہے۔ بس اللہ کے بندے ان شہرون مین نماز باجماعت سے محروم ہین

ہم نے عربی مدرسہ کے متعلق دریافت کیا سو وہان کوئی عربی مدرسہ نہین۔

عام منظر طبعی بہت عمدہ ہین تجارت یہود اور نصاریٰ کے ہاتہ مین ہے۔ کوئی سائن بورڈ عربی مین نہ تہا۔ اور نہ ہی کوئی ہم نے عربی اخبار دیکہا

اوران

وہاں سے ہم اوران گئے۔ یہاں کی کوئی چیز جزائر سے مختلف نہ تھی یہ شہر بالکل اجنبی شہر ہے۔ اور اس کے ساکنین کا بڑا حصہ اسپانی لوگ ہیں۔ ہاں قلی لوگ عرب ہیں جزائر میں اور اوران میں سمندری راستے سے ۱۲ گھنٹے کا فاصلہ ہے۔

اسپین

وہ اسپین کا ذکر کرتا ہے۔ مگر اس میں سوائے اسلامی کھنڈرات کے کسی چیز کا ذکر نہیں۔ اب وہاں کوئی مسلم نہیں اور نہ اسلام پر رونے والا۔ ہاں وہ مکانات قصر اور باغات اب تک کس مپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور اپنے آباد کرنے والوں پر رو رہے ہیں۔

یہ ہے خلاصہ اس سفرنامہ کے ایک حصہ کا جو دیکھنے والے نے ان بلاد اسلامیہ میں دیکھا۔

کیا اب کوئی آنکھ ہے جو حزن سے ان شہروں پر پانی برسائے اور کیا کوئی دل ہے جو نرم ہو۔ وہ ان بلاد کی رونق کی طرف توجہ کرے۔ کیا اسلام کا کوئی ہمدرد اب اس خدمت کے لئے اب اٹھنے والا کوئی نہیں رہا۔ اور کیا اسلام اب اسی طرح سے اب تمام بلاد سے نکال دیا جائے گا کاش غور کرنے والے کرتے اور سوچنے والے سوچتے۔ میرے آقا کو کاذب کہتے ہیں۔ مگر یہ کذب عجیب وغریب قسم کا ہے کہ وہ سوائے خدمت اسلام کے اور کچھ جانتا ہی نہیں اگر یہی کذب ہے تو پھر ساری دنیا کے صدق سے یہ کذب ہے جو اسلام کی حفاظت کو پیدا کرتا ہے۔

افسوس تو یہ ہے کہ اس وقت مسلمان کہلانے والے ان راستوں میں کانٹے بوتے ہیں جن راستوں میں احمد کے پہلوان یہ عزم لے کر نکلے ہیں کہ وہ خدا کے مقدس دین کو ان ملکوں میں پھر دوبارہ پھیلائیں گے۔ کاش وہ غور کرتے اور سوچتے۔

پس بے شک اب اسلام کی زندگی کا پانی صرف احمدیت ہی کے پاس ہے اور وہی اس باغ کو از سر نو تازہ کرے گی۔

اور وہ مستعد ہے کہ اپنے خون سے مال سے اپنی جان سے ہر چیز سے اس باغ کی تروتازگی کو واپس لائے۔

شیخ محمود احمد

سکندریہ سے ایک احمدی دوست کا خط

میرے نام

میرے محترم دوست محمد وصفی احمدی ہیں جو کہ اسکندریہ میں ایک جوشیلے احمدی ہیں اور جو کہ مولوی عبدالکریم صاحب سابق مبلغ مصر کے ذرائع سے سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے تھے اور اپنے اندر ایک خاص جوش رکھتے ہیں۔ مجھکو نعمت اللہ خان کی وفات پر لکھتے ہیں۔

"میرا دل سخت غمگین ہوگیا ہمارے بھائی نعمت اللہ خان کو قتل کے واقعہ سے افغانستان میں۔ آہ خدا کی قسم آپ نے مجھکو بہت رلایا اس مقدس روح کی شہادت کے واقعہ سے دین کے راستہ میں۔ اے روح کریم تجھ پر خدا کی رحمتیں اور سلام۔ جا اے روح طاہرہ جنت کی طرف جس کی زمین اور آسمان کے برابر ہے۔ جا اے روح علیین میں جا۔ اور خدا سے مانگ کہ وہ تجھکو ہمارا آخری خون بنادے جو زمین میں بہایا تھا۔

ہم احمدی خوف نہیں کھاتے قتل سے اپنے فرائض کے راستہ میں۔ بلکہ وہ ہم کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ لیکن ہم زیادہ اچھا جانتے ہیں کہ اپنے وجود کو سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگا دیں۔ اس حالت میں کہ ہم زندہ ہوں۔ ہم کو اپنی زندگی صرف سلسلہ کی خدمت کے لئے ضروری ہے۔ لیکن جب ہم موت کو احمدیت کے لئے خدمت خیال کریں گے۔ تو خدا کی قسم ہم ذرا پس وپیش نہیں کریں گے۔ اپنی گردنوں کے بڑھانے میں ہم ظالم جلاد کے سامنے مثل امیر کابل کے اللہ اس کو ہلاک کرے اور نالائق اوس کے حق میں لکھدے۔

میں ایک خط بہت جلد امیر کابل کو لکھ کر امیر کابل کے اس عقل سے گرے ہوئے فعل کی احتجاج کروں گا۔

اور دوبارہ احمدیان مصر کے نام سے ملامت کروں گا۔ اور عنقریب ایک مضمون لکھ کر احمدی جرائد کے واسطے آپ کے پاس روانہ کروں گا۔ میں احباب سے اس بھائی کے لئے دعا کے واسطے درخواست کرتا ہوں۔" محمود احمد

مخلص محمد وصفی احمدی

شذرات

عربی ممالک میں ہمارے مشنوں کا افتتاح

اور

ہمارے علماء اور طلباء کا فرض

حضرت اقدس کی توجہ عالی اس وقت عربی ممالک کی طرف مبذول ہے۔ اور حضور عنقریب ان بابرکت ممالک میں اپنے سلسلہ کے مشنوں کا افتتاح کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور یہ امر بالکل واضح ہے کہ اس غرض کے لئے علماء کی ضرورت ہوگی۔ علماء ایسے علماء جو عربی زبان کو بے تکلف بول سکیں اور عربی زبان میں بے تکلف لکھ سکیں۔

میں نہایت خوشی سے اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ نتائج کے لحاظ سے ہمارا مدرسہ احمدیہ ہندوستان بھر میں اپنی شان کا ایک ہی مدرسہ ہے اور وہ بہت ہی جلد اپنی ترقی کی وجہ سے عالمگیر شہرت حاصل کرے گا۔

مگر اس امر کی بہت ہی حد تک ضرورت ہے کہ طلباء مدرسہ احمدیہ کو عربی بولنے کی عادت ڈالی جائے کہ وہ نہایت بے تکلفی سے بولتے جائیں ان کو کسی قسم کی جھجک پیدا نہ ہو۔

حضرت اقدس کا منشاء یہ ہے کہ وہ شام میں ایک مشن کا افتتاح فرماویں اور مصر کے مشن کو مضبوط بنائیں۔

یہ بالکل مسلم امر ہے کہ ایک شخص ساری عمر کے لئے ایک مشن کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ ہمارا کام بڑھتا ہے اور بڑھے گا۔ اس کے لئے ہم کو ضرورت ہوگی کہ ایک جگہ پچاس پچاس آدمی رکھیں کہ اس غرض کے لئے اگر ایسے شخص بھیجے جاویں جو ان ملکوں میں کچھ مدت رہ کر زبان سیکھیں تو یہ کام بھی ایک قسم کی روک پیدا کرنا ہوگا۔ اس لئے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کا یہ فرض ہے۔ جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا وہ جو اب تعلیم کو ختم کر کے اب اسلام کی خدمت پر مامور ہو چکے ہیں کہ وہ عربی بولنے کا ابھی سے سلسلہ شروع کر دیں اس لئے کہ معلوم نہیں کہ آقا کب اور کسکو حکم دیتا ہے کہ وہ کس جگہ چلے جائے یہ مت خیال کرو کہ تم کو ہندوستان میں کام کرنا ہے اے عزیزو! تم قربانی کی بھیڑیں ہو معلوم نہیں کہ کس وقت قربان گاہ پر تم کو رکھ دیا جائے۔

پس ہم میں سے ہر ایک جو اپنی زندگی خدمت کے لئے وقف کر چکا ہے۔ اور یہ ایک جو اس غرض کے لئے تعلیم حاصل کر رہا ہے کہ وہ خدا کی دین کی خدمت کرے گا وہ اس امر کا عزم کرے کہ وہ عربی بولنے کی بہت جلد عادت پیدا کرے تاکہ

ص تاکہ جلد خدمت اسلام کے لئے جب کبھی ضرورت در پیش آئے وہ تیار رہو۔

شیخ محمود احمد

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی ذرہ نوازی نے ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ میں رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سلسلہ میں خادم قدیم اور ہمشورین کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کرسکے جو اس کے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہیں۔ ان کی غیر حاضری میں الحکم اور تادیب کا کیا انتظام ہوگا۔ اس کے متعلق میں نے جانے سے پہلے اعلان کر دیا تھا۔ اور اپنی جماعت کو فرائض متعلقہ الحکم کی طرف توجہ دلائی تھی۔ الحکم قوم کی امانت ہے۔ اور میں اسے قوم ہی کے سپرد کرکے اس سفر پر جا رہا ہوں اس کی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی میں میں نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کی جائیں جو احباب اس تحریک میں حصہ لیں گے۔ وہ یہی نہیں کہ نہایت عمدہ اور مفید کتب قریباً مفت حاصل کریں گے بلکہ وہ اس خادم قدیم کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری میں مدد دینے والے ہوں گے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرۃ مسیح موعود اور حیات النبی کے رعایتی قیمت پر دی جائیں گی

(۱) ان کتابوں میں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیری پاروں کے نوٹ بھی ہیں جن کی مجموعی قیمت ۵ روپیہ ہے مگر رعایتی صرف چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک

(۲) **مراۃ الجہاد**۔ جس میں مسئلہ جہاد کی حقیقت اور اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہیں، اصلی قیمت ۳ رعایتی ۲

(۳) **مکتوبات احمدیہ**۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات اصلی قیمت ۸ رعایتی قیمت ۴

(۴) **خطبات کریمیہ**۔ حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کے خطبات اصلی قیمت فی جلد ۴ رعایتی ۲

(۵) **مالابار میں احمدیت کی تاریخ** حضرت خلیفۃ المسیح کی پسندیدہ مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور اسے مجاہد مصری نے ہی چھپوایا تھا۔ پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مشن کی تائید کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔ اس کتاب میں کوئی خاص رعایت نہیں قیمت صرف ۱

(۶) **برہان الحق** جو عیسائی مذہب کی تردید میں نہایت قابل قدر رسالہ ہے حضرت مسیح موعود کے عہد سعادت میں ایک نومسلم گریجویٹ نے لکھا قیمت ۳ رعایتی قیمت ۱

(۷) **ادعیۃ القرآن**۔ قرآن مجید کی دعائیں اور ان کا ترجمہ (قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا) قیمت رعایتی ۱

احمدی خاتون کے فائل

احمدی خاتون کے فائل پچھلے سالوں کے صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی ان میں خواتین کے لئے نہایت مفید لٹریچر جمع کیا گیا ہے تین سالوں کے فائل کی قیمت ۶ رعایتی قیمت ۵

تادیب النساء کی پچھلی جلد بھی رعایتی قیمت پر ملے گی صرف پچاس درخواستوں کی تعمیل ہوگی۔ اصلی قیمت چار روپیہ رعایتی قیمت ۳ یہ رعایت آخر اکتوبر ۲۴ء تک ہوگی اس لئے جلد درخواستیں بھیجدیں تمام درخواستیں بذریعہ وی پی کے ہوں گی۔

تمام درخواستیں بنام مینجر ہوں

میں شاید کام کرتا ہے۔ اس وقت اپنے مسلمان دوست سے کہا تھا کہ اگر میرے لڑکی ہوئی تو تمہارے لڑکے کو دوں گا۔ اور ایسا ہی مسلمان کہتا تھا مگر اب یہ حالت ہے کہ لاہور والے کسی سے ملتے نہیں اور دوسرے جو دو مسلمان ہیں غالباً کام کرتے ہیں وہ اس سوسائٹی کے ممبر ہیں جو تفرقہ ڈلواتی ہے

غرض آپ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے میں ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں پس آپ اسکے مطابق عمل کریں اور ان نیک خواہش کو رکھتے ہوئے اگر غلط راستہ پر بھی چلیں گے تو آپ کو اور آپکے ساتھیوں کو ناامید ہوگی بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ کام کروگے یہ کہکر میں اسی دعا پر ختم کرتا ہوں کہ

کہ خدا تعالیٰ آپ کو بھی اور آپ کی کوششوں کو بھی ان جذبات اور خواہشوں کو کامیاب بنائے توفیق دے اور انکو میرے متبعین کو بھی۔

حضرت اقدس یہ تقریر کرکے بیٹھ گئے اور چودھری ظفر اللہ خاں صاحب اس کا خلاصہ نہایت خوبی سے سنایا اس کے بعد مختلف احباب تبادلہ خیالات کرتے رہے اور حضرت اقدس مسٹر لی اون (سابق عبدالکریم) سے گفتگو کرتے رہے اور ایک گھنٹہ کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے۔

بقیہ مضمون لہ صفحہ کالم ۲ کا نوجوان چلے آرہے ہیں تا کہ کھانے کو مل سکے۔

باقی آئندہ

قومی بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان

معزز احباب! کی خدمت میں مندرجہ ذیل کتب جو کہ تبلیغ شاہان بلاد یورپ کے لئے زر کثیر صرف کرکے تیار کی ہیں پیش کرکے امید رکھتا ہے کہ قومی کاموں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینے والے احباب اپنے اس قومی بک ڈپو کی اس خدمت کو قبول فرمائیں گے اور ان کتابوں کے منگوانے اور ان کی اشاعت میں خاص طور پر حصہ لیں گے۔

کتب

تحفہ کابل فارسی مجلد قسم اعلیٰ ۔ قسم دوم ۔ قسم سوم ۔ انتخاب از کلام محمد منظوم ۔ مولوی محمد علی صاحب کی الیلٹ کا جواب مجلد بزبان انگریزی ۔ سیرۃ مسیح موعود انگریزی مجلد ۔ تعلیم المسیح انگریزی مجلد ۔ احمدیت اصل اسلام بزبان انگریزی مجلد چرم ولایتی ۔ احمدیت اصل اسلام مجلد کپڑا ۔ سوانح عمری حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی ۔ نقشہ احمدیہ بار دوم تصحیح شدہ ۔ نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام کتب قومی بک ڈپو سے طلب فرما دیں۔

حقیقۃ الوحی ۔ سرمہ چشم آریہ ۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ۔ شحنہ حق ۔ شہادۃ القرآن ۔ انجام آتھم ۔ نن کواپریشن یعنی ترک موالات ۔ اربعین کامل ۔ چشمہ معرفت ۔ براہین احمدیہ ہر چار جلد

مینجر بکڈپو تالیف و اشاعت